Badr-e-Nizamat
بدرِ نظامت
تالیف
ازہر القادری
مکتبہ قادریہ

۸۶/۹۲ء

جلسے اور کانفرنسوں میں آسمان اردو سے برسنے والا موسم بہار

تالیف

ازہر القادری

جامعہ اہلسنت امداد العلوم مٹہنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر (یوپی)

ناشر

مکتبہ قاسمیہ وحید کتب مارکیٹ 523 مٹیا محل جامع مسجد دہلی ۶

مکتبہ قاسمیہ اٹوابازار ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

نام کتاب.................. بدر نظامت

موضوع.................. اناؤنسری

مولف.................. ازہرالقادری

نظر ثانی.................. علامہ حکیم شاہ محمد کیفی نائب پرنسپل جامعہ مہنا

زیر نگرانی.................. حضرت علامہ مختار احمد قادری استاذ جامعہ مہنا

بسعی جمیل.................. مولانا بدرالدین احمد صاحب نوری بڑھیا

پروف ریڈنگ.................. مولانا محمد مقصود احمد نیپالی

زیر اہتمام.................. مکتبہ قادریہ وحید کتب مارکیٹ ۵۲۳ ٹیامحل جامع مسجد دہلی ۶

صفحات : ۸۰ تعداد : ۲۱۰۰ سن اشاعت : ۲۰۱۰ء قیمت [illegible] روپے

کمپوزنگ.................. عبدالرسول نکہت کمپیوٹر ہانسی

ملنے کے پتے

☆ کتب خانہ امجدیہ پکہ بازار بستی

☆ باغ مدینہ مسجد لوہا بازار دھولیہ مہاراشٹر

☆ کتب خانہ قادریہ اٹوا بازار، سدھارتھ نگر

☆ مکتبہ قادریہ اٹوا بازار، سدھارتھ نگر

☆ اشرفی کتاب گھر اٹوا بازار، سدھارتھ نگر

☆ مکتبہ قادریہ وحید کتب مارکیٹ 523 ٹیامحل جامع مسجد دہلی ۶

☆ جیلانی بک ڈپو وحید کتب مارکیٹ ۵۲۳ ٹیامحل جامع مسجد دہلی ۶

انتساب

اکابر علماء اہلسنت اور بلند پایہ دانشوران ملت بالخصوص عطائے رسول

سلطان الہند حضور **خواجہ غریب نواز** اجمیری،

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** فاضل بریلوی

حضور مفتی اعظم ہند شاہ **مصطفیٰ رضا خان** نوری بریلوی،

حضور بدر ملت شاہ مفتی **محمد بدرالدین احمد** رضوی پوکھریا

علیہم الرحمۃ والرضوان

اور

یادگار اعلیٰ حضرت، جامعہ رضویہ **منظر اسلام** بریلی شریف

☆☆☆ ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت جامعہ اہلسنت **امداد العلوم** مٹہنا

کھنڈسری بازار، سدھارتھ نگر............ کے نام

نذرانۂ عقیدت

بارگاہ
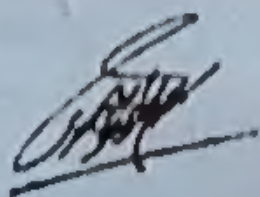
گلِ گلزارِ اشرفیت بدرِ طریقت شارحِ مشکوٰۃ المصابیح حضرت علامہ الحاج
الشاہ سید محمد اجمل حسین
صاحب قبلہ اشرفی کچھوچھوی

و

قاضی القضاۃ فی الہند جانشین مفتی اعظم ہند سیدی مرشدی
الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا
خان صاحب قبلہ ازہری بریلوی

ہدیۂ خلوص

خلیفۂ حضور بدر ملت بدر طریقت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی
محمد انوار احمد صاحب قبلہ قادری بانی و سربراہ اعلیٰ الجامعۃ غوثیہ غریب نواز،
کھجرانہ اندور (ایم پی)

عقیدت کیش

دعائیہ کلمات

از قلم: شیخ الجامعہ استاذ العلماء جامع معقول و منقول حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی **زین العابدین** صاحب قبلہ شمسی رضوی، پرنسپل جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا،
۸۶/۹۲ء

الحمد لہ تعالیٰ والصلوٰۃ علی نبیہ الافضل والاعلیٰ
وبعد! عزیزم حضرت مولانا کلام احمد صاحب ازہر استاذ جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا، سدھارتھ نگر، ایک باصلاحیت و محنتی استاذ و جواں سال و جواں قال ادیب اور خوش فکر شاعر ہیں۔

عزیز موصوف کی جدید کاوش "بدر نظامت" وقت نکالکر دیکھا ایک نئی زمین پر قلم کی فنکاری، دمداری، دُرافشانی اور گل افشانی دیکھ کر حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات پیدا ہوئے۔ اگر چہ میں دینی جلسوں اور کانفرنسوں میں مروجہ نظامت بمعنی اناؤنسری کی معنویت و افادیت کا قائل نہیں، بلکہ بہت سے جلسوں میں مشاہدہ ہوا کہ حضرت اناؤنسر نے اپنی فنی نمائش کی ہوس میں مقاصد اجلاس کا برملا خون کر ڈالا اور اہل اسٹیج و منتظمین "تک تک دیدم دم نہ کشیدم" کی تصویر بنے رہے لیکن عزیز موصوف نے "بدر نظامت" میں میانہ روی اختیار کر کے اچھی راہ اپنائی ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ان کو اور زور بیان عطا فرمائے اور ان کے کلام میں مزید سلاست و روانی و چاشنی بخشے اور خدمت دین کے لئے تصنیف و تالیف کا زبردست ملکہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین فقط وانا الفقیر الی اللہ القدیر

زین العابدین شمسی رضوی

خادم جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹہنا

۱۸؍رجب المرجب ۱۴۲۶ھ/اگست ۲۰۰۵ء

تقریظ نوری

از: مفکر اسلام حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی نظام الدین احمد صاحب قبلہ نوری
استاذ دار العلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر
۷۸۶/۹۲

نحمدہ ونصلی علی رسوله الکریم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مولانا کلام احمد ازہر القادری منظری استاذ جامعہ اہلسنت امداد العلوم مٹہنا، جماعت اہلسنت کے نوجواں علماء وشعراء میں اپنا ایک مخصوص مقام رکھتے ہیں۔

موصوف کی فکری کاوش کا ایک نہایت حسین مجموعۂ نعت بنام "کلام ازہر" شائع ہوکر مقبول عوام وخواص ہو چکا ہے۔ آج میرے پیش نظر مولانا موصوف کی ایک تازہ کاوش "بدر نظامت" ہے، یہ اپنے مختصر ہونے کے باوجود نہایت جامع ہے۔

موصوف نے جس خوش اسلوبی کیساتھ اس کتاب کو ترتیب دیا ہے کوئی بھی قاری متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، عمدہ تعبیرات کی تائید میں مناسب اور موزوں اشعار نے کتاب کی افادیت کو دوبالا کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ اناؤنسری کے موضوع پر لکھی گئی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصلوٰۃ وافضل التسلیم

نظام الدین احمد نوری
خادم فیض الرسول براؤں شریف، سدھارتھ نگر

۱۷؍رجب المرجب ۱۴۲۶ھ

’’کہاں میں اور کہاں یہ راستہ پیچیدہ پیچیدہ‘‘
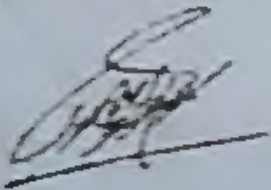
دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا چراغاں کردینے والا نورانی گلدستہ ’’کلام ازہر‘‘ کے منظر عام پر آنے کے بعد میرے بعض مخلص احباب نے مجھ سے فرمایا کہ انا و نثری کے موضوع پر بھی طبع آزمائی کی ضرورت ہے، میں ان کی اس بات کو اپنی کم علمی کے پیش نظر توجہ کا مرکز و محور نہ بنا سکا اور یہی کہہ کر ٹالتا رہا کہ ؎

’’کہاں میں اور کہاں یہ راستہ پیچیدہ پیچیدہ‘‘

پھر بھی مخلصین و محبین اور مدرسہ کے وہ طلبہ جو اس فن کا ذوق رکھتے ہیں ان کے اصرار پر ہمت تو کیا مگر درس و تدریس نیز مدرسہ کی ذمہ داریاں اس راستے میں رکاوٹ کی آہنی دیوار بن کر کھڑی رہیں۔

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۳؍جون ۲۰۰۵ کو مدرسہ میں چھٹی کا اعلان ہوا، کم و بیش ۲۶؍۲۷ دن گھر پر رہنے کا موقعہ ملا، موقعہ کو غنیمت سمجھا اور احباب کی دل شکنی نہ کرتے ہوئے اس کام میں لگ گیا، آخر کار مورخہ ۱۳؍جون ۲۰۰۵ء بروز دوشنبہ مبارکہ بزرگوں کی دعائیں رنگ لائیں، گلشن امید میں بہار آئی جس کا مہکتا ہوا پھول بشکل ’’بدر نظامت‘‘ پایۂ تکمیل کو پہونچا۔

پیش دریا تحفہ آوردم صدف گر قبول افتد زہے عز و شرف

طالب الخیر والدعا...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ

حرف آغاز

وہی جس نے لفظ کن سے لوح وقلم بنایا ☆ کعبہ مقدسہ کو بیت الحرم بنایا

جس ذات وحدہٗ نے عرب وعجم بنایا ☆ وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا۔

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا، تجھے حمد ہے خدایا

فرحت فزا یقیناً ہے یہ رنگ وبوئے عالم ☆ مہکا ہوا ہے کیسا میخانہ دوعالم

ادریس اور یونس نوح وکلیم وآدم ☆ وہ کنواری پاک مریم ونحمت فیہ کا دم

ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا، وہی سب سے افضل آیا

اے حلیمہ بی کے پیلے سرعرش جانے والے ☆ امت کے غم میں ہردم آنسو بہانے والے

مولیٰ علی کی خاطر سورج پھرانے والے ☆ یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا

شب وروز لمحہ بڑھتے رہے مشاغل ☆ لئے حسرتوں کو آخر پھرے اب کہاں کہاں دل

نعت نبی کے صدقے تجھے مل گئی ہے منزل ☆ ہمیں اے رضا تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل

در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا، یہ نہ پوچھو کیسا پایا تجھے حمد ہے خدایا

ممبر رسول پر جلوہ افروز علماء کرام، طالبان علوم نبویہ، محترم بزرگو!

ہم عمر ساتھیو! عزت مآب پردہ نشین اسلامی رشتے کی ماں اور بہنو!

ذکر خیر الانام کر لیتا

حشر کا انتظام کر لیتا

پہلے کچھ سننے اور سنانے سے

ہے ضروری سلام کر لینا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معزز سامعین! کوئی بھی اناؤنسر ہو کوئی بھی ناظم اجلاس ہو کوئی بھی نقیب جلسہ ہو وہ یقیناً سامعین کے جذبات واحساسات کا ترجمان ہوتا ہے لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ۔

یہ رشتۂ محبت کچھ اس طرح نبھاؤ

کچھ ہم تمہیں سنائیں کچھ تم ہمیں سناؤ

اس لئے کہ ۔

الفت میں مزہ جب ہے کہ دونوں ہوں ساتھ ساتھ

دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

محبان محترم! آج کا یہ عظیم الشان اجلاس، یہ نور و نکہت میں ڈوبی ہوئی مبارک و مسعود رات، جس کی سنہری زلفوں میں ہم اور آپ سمائے ہوئے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ کونین کے دولہا، نبی رحمت، غمگسار امت، عرش و فرش کی زینت، مصطفےٰ جان رحمت، شمع بزم ہدایت، نوشہ بزم جنت، اختر برج رفعت، مہر چرخ نبوت، مظہر صمدیت، کہف روز مصیبت، نرگس باغ قدرت، چشمہ علم و حکمت، قاسم کنز نعمت، محبوب رب العزت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد آمد کی برکت ہے۔ جن کے صدقے میں یہ زمین بنی، آسمان بنا، غرضیکہ ساری کائنات عالم وجود میں آئی، جبھی تو کشور بریلی کے تاجدار نے یوں کی ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زمین و زماں تمہارے لئے، مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے، بنے دو جہاں تمہارے لئے

اور حقیقت ہے بھی یہی کہ۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

حضرات! یہ ہماری اور آپ کی خوش نصیبی ہے، یہ ہماری اور آپ کی فیروز بختی ہے، یہ ہماری اور آپ کی سعادت مندی ہے کہ ہم اللہ کے جلیل القدر پیغمبر

جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت میں اپنی عقیدتوں اور محبتوں کو خراج پیش کرنے کے لئے بزم نور کا.... نورانی محفل کا..... عظیم الشان اجلاس کا... اور تاریخ ساز کانفرنس کا اہتمام کرتے ہیں، اور بلاشبہ اپنی عظمتوں کا چراغ روشن ومنور کرتے ہیں۔

یقیناً ایسی عظیم الشان محفلوں میں شرکت فرمانے والا آدمی رحمت خداوندی کی موسلا دھار بارش میں نہا اٹھتا ہے کیونکہ

ہے سہانی رات دریائے کرم پُر جوش ہے
ساقیٔ کوثر کے در سے ہر تفکرئے نوش ہے
جلوۂ محبوب کی محفل ہے طیبہ کی زمیں
جو یہاں آئے گا دیوانہ، وہی باہوش ہے

لہٰذا جن حضرات کے کانوں سے میری آواز ٹکرا رہی ہو، میں ان غوث وخواجہ کے دیوانوں، اولیائے امت کے ماننے والوں، شہدائے ملت کے جانثاروں اور شمع نبوت کے پروانوں سے مؤدبانہ اور پُر خلوص گزارش کرتا ہوں کہ آپ حضرات بلا کسی لمحۂ انتظار کے جلسہ گاہ میں تشریف لانے کی زحمت فرمائیں..... اور علمائے کرام کے نورانی وحقانی بیانات اور شعراء عظام کے روح پرور حیات افزا نعتیہ کلام سے اپنے تیرہ وتاریک قلوب واذہان کو روشن وتابناک

مائیں۔ کہکشاں ـــ

نور میں ڈوبی رات چلی ہے

تاروں کی بارات چلی ہے

بزم نبی میں اب آ جاؤ

پیارے نبی کی بات چلی ہے

اور ـــ

محفل میں چلے آؤ کچھ کام نہیں لوں گا

خود جام پلاؤں گا کچھ دام نہیں لوں گا

سرکار کی محفل سے وہ لوگ ہیں کتراتے

تم خود ہی سمجھ جاؤ میں نام نہیں لوں گا

حضرات! یقیناً آج کے اس عظیم الشان اور تاریخ ساز کانفرنس میں اپنے وقت کے مایہ ناز فصاحت بلاغت کے درشاہوار خطباء اور اپنی آواز و انداز کی سحر طرازیوں سے مشام جاں کو معطر کر دینے والے شعراء بھی مدعو ہیں اور عنقریب رونق اسٹیج ہونے والے ہیں، جن کی خطابت و شاعری کا ڈنکا صرف آپ کے علاقہ ہی میں نہیں بلکہ ملک کے دیگر صوبہ جات میں بھی بج رہا ہے، اور جا بجا ان کے نام کے سکے کھنک رہے ہیں۔

برادران اسلام! آنے والے مہمانوں کی فہرست بہت ہی لمبی چوڑی ہے جنکا فرداً فرداً تعارف کرا کے میں آپ کا قیمتی وقت برباد کرنا نہیں چاہتا کہ آپ اپنے ہی پیچ وخم میں الجھ کر رہ جائیں، پھر بھی چند لمحات کی بھیک مانگ کر دور دراز سے آئے ہوئے کچھ معزز مہمانوں کا تعارف کرا دینا بہتر اور مناسب سمجھتا ہوں یہ کہ آپ کے دل کی الجھن کچھ کم ہو جائے۔ آنے والوں میں خصوصاً (۱) مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا .... صاحب قبلہ

(۲) عمدۃ البیان فصیح اللسان حضرت علامہ .... صاحب قبلہ

(۳) نوائے شعروادب پیکر ترنم جناب .... صاحب قبلہ

(۴) واصف شاہ ہدیٰ مداح رسول جناب .... صاحب قبلہ

ان کے علاوہ بھی بہت سے مقامی وغیر مقامی خطباء وشعراء جلوہ فگن ہیں۔ لہٰذا اب آپ مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ ماحول کو سنجیدہ بناتے ہوئے پُر وقار انداز میں تشریف رکھیں۔ انشاء اللہ العزیز عنقریب آپ ان کے مقدس اور پاکیزہ چہروں کی زیارت سے شرفیاب ہونے کے ساتھ ان کے نورانی وحقانی بیانات سے بھی لطف اندوز ہوں گے۔

دوستو! انتہائی مسرت وشادمانی کی بات یہ بھی ہے کہ آج کے اس عظیم الشان اجلاس کی صدارت کا تاج زریں ایک ایسی نابغۂ روزگار ہستی کے سر نیاز کو بوسہ

دے رہا ہے جو علوم وفنون کا بحر ذخار ہے اور ایثار واخلاص کا پیکر، مسند درس وتدریس کا تاجدار اور میدان تصنیف وتالیف کا عظیم شہسوار ہونے کے ساتھ علم وہنر کا دریائے ناپیدا کنار بھی ہے جسے اہل علم ودانش نازش فکر وفن ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ استاذ العلماء مفکر اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی ....کے نام نامی سے جانتے اور پہچانتے ہیں۔ حضور والا کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں لیکن اظہار حقیقت بھی کوئی چیز ہے میں صرف اور صرف یہ کہہ کر گزر جانا چاہتا ہوں کہ صدر محترم ۔

ایثار کی پاپوش ہیں اخلاص کا جامہ
بے نفسی کردار کا ہاتھوں میں عصا ہے
تابندہ جبیں پر ہیں تقدس کی لکیریں
کہتی ہے صداقت کہ یہی مرد خدا ہے

اور حضرات اس حقیر سراپا تقصیر کی کیا جرأت کہ اس عظیم الشان اجلاس میں حضور والا کے سامنے کچھ لب کشائی کر سکے، یہ حضور والا ہی کی کرم فرمائیوں اور ذرہ نوازیوں کا انمول ثمرہ ہے جو یہ تفنن وتکلم کا قیمتی موقعہ فراہم ہورہا ہے۔

سنو اپنے تعارف کے لئے بس اتنا کافی ہے
ہم وہ رستہ نہیں جاتے جو رستہ عام ہوجائے

ارے یارا! ـــ

زلف کیا چیز ہے، رخسار میں کیا رکھا ہے
دل ہی مرجائے تو سنسار میں کیا رکھا ہے
ایک یوسف ہے کہ باقی رہی رونق جس سے
ورنہ پھر مصر کے بازار میں کیا رکھا ہے

سنو! ـــ

عشق ہے تو عشق کا اظہار ہونا چاہیے
ہر بشر میں جذبۂ ایثار ہونا چاہیے
کھڑکیوں سے رفتہ رفتہ آگئی کمرے میں دھوپ
آپ کو اب نیند سے بیدار ہونا چاہیے

یقیناً ڈاکٹر اقبال نے کسی غیر کے لئے نہیں بلکہ قوم مسلم ہی کی عظمتوں اور رفعتوں کے مد نظر کسی موقع پر کہا تھا کہ ـــ

آگ تکبیر کی سینے میں دبی رکھتے ہیں
زندگی مثل بلال حبشی رکھتے ہیں

اگر آپ کے دلوں میں بھی تکبیر کی آگ دبی ہوئی ہے اور بلال جیسا شوق سوز وگداز ہے تو ـــ

مناکر روز و شب جلسہ جو ہوگا دیکھا جائیگا

زرو سرکار کا چرچا جو ہوگا دیکھا جائیگا
نبی کے ماننے والے ہیں زندہ اب بھی دنیا میں
لگا ہ زور سے نعرہ جو ہوگا دیکھا جائیگا

نعرۂ تکبیر

ادب سے بیٹھ جاؤ قاری قرآن آتے ہیں
حرم اللہ! رسول اللہ کے مہمان آتے ہیں

موصوف سے گزارش ہے کہ

خدائی شامیانے کی طرح محفل پہ تن جاؤ
فضائے شوق پر آ کر سحاب لطف بن جاؤ
زمانہ منتظر ہے چمن چمن کو امن برساؤ
وفورِ شوق سے ماحول کو اس طرح گرماؤ
کہ ہر چھوٹا بڑا اٹھ جائے شوق زندگی لے کر
پڑھو آیات قرآں خواہش منزل رسی لے کر

آمد پر موصوف سا حراحسان ....

....

☆شاعر☆

؎ یہ موج دریا یہ ریگ وصحرا یہ غنچہ وگل یہ ماہ وانجم

ذرا جو یہ مسکرا دیئے ہیں تو سب کے سب مسکرا دیئے ہیں

قرآن تھا قرآن ہے قرآن رہے گا
ایمان تھا ایمان ہے ایمان رہے گا
اسلام کی گردن پہ حسین ابن علی کا
احسان تھا احسان ہے احسان رہے گا

ماشاء اللہ..............سبحان اللہ..............

حضرات! یہ تھے موصوف ساحراللسان جو وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيْلًا کے مدنظر قرآن مجید وفرقان حمید کی تلاوت بے بہا سے اپنے آپ کو مشرف کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ ہم آپ بھی اس کے فیوض وبرکات سے سرفراز ہو رہے تھے..... یقیناً قرآن مقدس پوری دنیا کو امن وسلامتی، اخوت ومحبت، اور بھائی چارگی کا پیغام دے رہا ہے، بلاشبہ وہ خدا کا ایسا ارفع واعلیٰ اور معجز کلام ہے کہ جس کی مثال لانے سے عرب کے بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء عاجز رہ گئے اور ان شاء اللہ العزیز کسی بھی ناپاک کی ناپاک سعی سے اس کی عظمت ورفعت کا جھنڈا کبھی بھی سرنگوں نہیں ہوسکتا اس لئے کہ۔

رفعت کی منزلوں پہ خدا نے جسے کیا
منزل سے اپنے اس کو ہٹایا نہ جائے گا
فانوس بن کے جس کی حفاظت ہوا کرے۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

محبان محترم! عظیم الشان اجلاس کا آغاز باضابطہ طور پر ہو چکا ہے لہٰذا اب آپ جذبۂ ایمانی وذوق ایقانی کی چادر اپنے سروں پر ڈال کر انتہائی پُر سکون انداز میں تشریف رکھیں ساتھ ہی ساتھ قلب شوق پاکیزہ تصورات سے لبریز ہو کہ ہم گنبد خضریٰ کی حسین چھاؤں میں مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یوں عرض گزار ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کعبہ کہوں کہ کعبے کا کعبہ کہوں تجھے
بے مثل حسن پاک کا جلوہ کہوں تجھے
محشر کے روز بخشنے والا کہوں تجھے
بعد از خدا بزرگ وبالا کہوں تجھے
آتا نہیں سمجھ میں کہ کیا کیا کہوں تجھے
افضل کہوں کہ اعلیٰ واولیٰ کہوں تجھے
سرور کہوں کہ مالک ومولیٰ کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

اب آپ کے بعد دیگرے خطباء ومقررین سے ان کے فیض بخش وایمان

فروز خطبات بھی سماعت فرمایئے اور مدح خوانان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روح پرور حیات افزا نعتیہ کلام سے بھی لطف اندوز ہوں، لیجئے تیار ہوجایئے بارگاہ خیر الانام میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے لئے مائک کے حوالے کررہا ہوں واصف شاہ ہدیٰ مداح رسول..................صاحب قبلہ کو موصوف سے گذارش ہے کہ۔

کرنے ذکر نبی صبح وشام آیئے
پیارے مداح خیر الانام آیئے
لیکے دامن میں عشق رسالت کی بُو
نعت پڑھنے ذوی الاحترام آیئے

مائک پر مداح خیر الانام..

☆شاعر☆

چل نہیں سکتے کبھی جتنے ہیں ناجائز رسوم ☆ ہے جہاں دیوانگان شاہ بطحا کا ہجوم
آندھی یا طوفان آئے یا چلے باد سموم ☆ حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم

مثل فارس نجد کے قلعہ گراتے جائیں گے

ہے نبی کا ذکر لا فانی کریں صبح و مسا ☆ یا الٰہی وقت ذکر شاہ آجائے قضا
گرد سرکار کے از بہر معطر ہے فضا ☆ خاک ہوجائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا

دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

حضرات! ابھی تک آپ شاعر ملت کے نغمہ و ترنگ سے محظوظ و مسرور ہو رہے تھے اور کیف و سرور کی دلکش و دل فریب وادی میں سیر کر رہے تھے۔ یقیناً موصوف نے یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ ۔

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے

لیجئے اب پھر آپ کے جذبات واحساسات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور آپ کی دلی خواہشوں کی تکمیل کرتے ہوئے باہر سے آئے ہوئے ایک ایسے مہمان شاعر کو زحمت سخن دے رہا ہوں جن کی شاعری کا ڈنکا آج کل پورے ہندوستان و نیپال میں بج رہا ہے۔ میں انتہائی ادب واحترام کے ساتھ نوائے شعر و ادب پیکر ترنم مداح رسول چمن طیبہ کے مہکتے ہوئے پھول جناب ....صاحب سے دست بستہ یوں عرض کروں گا کہ ۔

یہ وادیاں یہ فضائیں بلا رہی ہیں تجھے
خموشیوں کی صدائیں بلا رہی ہیں تجھے
مرا کہا نہ سنو دل کی بات تو مانو
ہر ایک دل کی دعائیں بلا رہی ہیں تجھے

مائک پر نوائے شعر وادب جناب ....

☆ مقرر ☆

پھولوں کا رنگ و روپ بہاروں میں دیکھئے
انوار ماہتاب ستاروں میں دیکھئے
گر آمنہ کے چاند کا جلوہ ہے دیکھنا
ایمان کی نظر سے سیپاروں میں دیکھئے

ماشاءاللہ .... سبحان اللہ ....

حضرات! ابھی تک آپ شاعر موصوف نوائے شعر وادب سے دل جیت لینے والے لب ولہجہ میں نعتیہ کلام سن کر محظوظ ہو رہے تھے اور ان کے لفظا کی تنظیم فراوانی وشیرینی گفتار سے لطف اندوز ہو رہے تھے لیکن آپ کے اس بیجا سکوت سے آپ کی بے حسی اور بے دلی کا مکمل ثبوت مل رہا ہے لہٰذا۔

کاغذ کا یہ لباس بدن سے اتار دو
کیا منہ دکھاؤ گے اگر بادل برس گیا

خیر! اب آیئے نظم کی دنیا سے نکل کر نثر کی دنیا کا جائزہ لیں اور میدان خطابت میں ایک ایسے شعلہ بار خطیب اور فنکار مقرر کو آواز دیں جن کے خطاب ...ب سے دلوں کو روحانی غذا حاصل ہوا کرتی ہے، اسی لئے بلا تامل کرسی

خطابت پر رونق افروزی کی دعوت پیش کی جارہی ہے خطیب اہلسنت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت عالم نبیل فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا..صاحب قبلہ کو، قبل اس کے کہ موصوف اپنے قدوم میمنت لزوم سے کرسی خطابت کو زینت بخشیں آیئے ہم اور آپ ان کا خیر مقدم نعرہائے تکبیر ورسالت کی چھاؤں میں کریں۔

نعرۂ تکبیر

بھلا کب تک زمانے سے ڈروگے منہ چھپاؤ گے
گریبانوں میں کب تک رکھ کے سر آنسو بہاؤ گے
یہ غیرت پوچھتی ہے ہائے تم کب مسکراؤ گے
حسینی شان سے اٹھو پیام سرخوشی لے کر
بڑھو افکار میں ذوق عمل کی تازگی لے کر

مائک پر خطیب شعلہ بار..

☆شاعر☆

ذرے نجوم بن گئے ان کے دیار میں
پایا وقار کوچۂ عالی وقار میں
اسلام ہی زمانے پہ چھائے گا ایک دن

سورج چھپا ہوا ہے ابھی کچھ غبار میں

ماشاءاللہ..............

حضرات! آپ مجلس نور میں بیٹھ کر علامہ موصوف کا نہایت ہی عالمانہ فاضلانہ، پُر مغز و پُر اثر خطاب سماعت فرما رہے تھے اور اپنے قلوب واذہان کو عشق وعرفان کا گہوارہ بنا رہے تھے۔

یقیناً خطیب ذیشان پُر زور اور نکات آفریں خطاب سے جہاں قوم وملت کی فلاح وبہبود اور تعمیر وترقی کی شاہراہ متعین کر رہے تھے وہیں مجاہدین اسلام کی جرأت وہمت اور ان کے پاکیزہ اخلاق وکردار کو بھی تاریخ اسلام کی روشنی میں یوں بیان کر رہے تھے کہ۔

یاد ہوگا وہ تجھے بدر کا پہلا میداں
کفر کی بدلی سے نکلا جہاں ماہ تاباں
جب لگا نعرۂ تکبیر خدائے غفار
ہو گئے خاک بسر کفر کے سارے پندار
تین سو تیرہ نے دنیا کو ہلا ڈالا تھا
کفر کے خرمن ظلمت کو جلا ڈالا تھا
کتنے طوفان اٹھے کفر کے بادل چھائے

کتنے چنگیز بھی شمشیر بکف لہرائے
راستہ وادیٔ عبرت کا دکھایا ان کو
صفحۂ دہر سے اک لخت مٹایا ان کو

اب آیئے پھر منظوم خراج عقیدت سماعت کرنے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جایئے اور پھر وہی حسین منظر اور کیف آور سماں آپ کی توجہات کا طالب ہے۔ لہٰذا اب آپ اپنے عشق ومحبت اور دلی بیداری کا ثبوت دیں ساتھ ہی ساتھ مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دلنواز کلام سے لطف اندوز ہوں۔

میں بلا کسی لمحۂ انتظار کے طوطیٔ باغ مدینہ شاہکار ترنم شاعر فطرت جناب ....صاحب سے عرض کروں گا کہ۔

چل رہی ہے یہ بادِ صبا جھوم کر
آئی ہے روضۂ مصطفےٰ چوم کر
روح پرور مدینہ کی آئے ہوا
پڑھئے نعت حبیب خدا جھوم کر

مائک پر طوطیٔ مدینہ ....

☆مقرر☆

ہر جبیں پر ہے چمک اور ہر نظر مسرور ہے

ہر بشراب نشۂ عشق نبی میں چور ہے

ہیں فرشتے آدمی کے ساتھ بھی آکر شریک

بزم ذکر سرور کونین بزم نور ہے

حضرات! ابھی تک آپ شاعر فطرت کے نعتیہ کلام سے مسرور ہو رہے تھے واقعی شاعر موصوف کی نعتیہ شاعری کو سن کر آپ محسوس کر رہے ہوں گے کہ ان کی نعتیہ شاعری میں مکتب کی کرامت کم اور بزرگوں کا فیضان نظر زیادہ ہے۔۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھایا کس نے اسمٰعیل کو آداب فرزندی

اب آیئے پھر نظم سے نثر کی جانب رجوع کرتے ہیں میدان خطابت میں۔ ایک ایسے ولولہ انگیز خطیب اور بے مثال واعظ کو پیش کیا جائے جو اپنی دل پذیر تقریر سے امت مسلمہ کے نوجوانوں کے دلوں میں چھپتی ہوئی چنگاریوں کو شعلۂ جوالہ بنا دیا کرتے ہیں۔

میری مراد واعظ باکمال مقرر بے مثال خطیب شیریں مقال حضرت علامہ..................صاحب قبلہ سے ہے۔

آؤ کرلیں خیر مقدم نعرۂ تکبیر سے

نعرۂ تکبیر

انکار نہ کر واعظ اب پینے پلانے سے

لو دیکھ چھلک اٹھا ساغر تیرے بہانے سے
چھائی ہے اداسی یہ اُن تیری خطابت کی
اب خوف نہیں مجھ کو کوئی بھی زمانے سے

مائک پر خطیب باکمال..

☆**شاعر**☆

اے مری قوم تجھے عظمت رفتہ کی قسم
تجھ میں احساس کے جذبات شکستہ کی قسم
اپنی تاریخ کو جو قوم بھلا دیتی ہے
صفحۂ دہر سے وہ خود کو مٹا دیتی ہے
درِ خیبر کو ابھی یاد ہے سطوت تیری
روم وایراں بھی نہ بھولیں گے جلالت تیری

محبان محترم ! یہ تھے خطیب باکمال جو یاد ماضی اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے تعلق سے انتہائی نفیس انداز میں ہم اور آپ کو خطاب کر رہے تھے ساتھ ہی ساتھ آج کے مسلمانوں کی غیرت کو یوں للکار بھی رہے تھے کہ اے دور حاضر کا خوابیدہ مسلمان! ـ

تو چمکتا تھا صداقت کا ستارہ بن کر

عدل و انصاف کی کشتی کا کنارہ ہیں !

تو نے احساس کو کھو کے جہاں کھو دیا !!!

تج دی اپنی خودی عزم جواں کھو دیا !!!

کیا ملا عظمت اسلام کو رسوا کر کے

چند ٹکڑوں کے لئے دین کا سودا کر کے

ہے مسلمان تو پھر شان مسلمانی !!

اہل ایمان ہے تو کردار بھی ایمانی !!

یقینا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ موصوف دیر تک یونہی خطاب کرتے رہتے لیکن وقت اپنا فیصلہ زبان حال سے اس طرح سنا کر رخصت ہو گیا کہ۔

طوفان نوح لانے سے اے چشم فائدہ

دو بوند ہی کافی ہے اگر کچھ اثر کرے

بیساختہ دل سے یہ آواز نکلی کہ۔

مل کر تیری نظروں سے بیتاب ہوئیں آنکھیں

پیاس اور بڑھی میری اک جام پلانے سے

رقصاں تھی حیات اپنی گلزار خطابت میں

دل ٹوٹ گیا میرا لیکن تیرے جانے سے

لیجئے! اب [illegible] احمد رضا خاں کی نعت کو گلی بازار پڑھتے ہوئے کسی [illegible] مدینہ اور لوح [illegible] جانے نہیں کی [illegible] مدینہ کی اور نہ کیف نظر آتی ہے اگر ایک طرف مدینہ کی یاد تازہ ہوجایا کرتی ہے تو دوسری طرف ندوہ، مانوتہ اور سہارنپور وغیرہ میں زلزلہ آجایا کرتا ہے۔

لیجئے اب چمن طیبہ اور کوئے نبی کی دلکش و دل فریب وادی کی سیر کرانے کے لئے تشریف لا رہے ہیں عندلیب چمنستان رسالت مداح شمع نبوت جناب ... صاحب قبلہ موصوف سے گذارش ہے کہ ...

نعت پاک مصطفےٰ ایسی پڑھو گونجے فضا
ندوہ، نانوتا، سہارنپور میں آئے زلزلہ
دے دو آکر دشمنان مصطفےٰ کو وارننگ
ہوں غلام غوث اعظم پاس کلک رضا

مائک پر چمن طیبہ کے مہکتے پھول...

☆ مقرر ☆

سارا پانی چھو کے ہونٹوں سے، گلابی کر گیا
وہ ندی کی مچھلیوں کو بھی شرابی کر گیا
خود بھی کوا خور تھا اشرف علی وہ تھانوی
جتنے دامن سے جڑے سب کو وہابی کر گیا
اعلیٰ حضرت غوث اعظم کی کردں میں بات کیا

جاہل مطلق تھا توہین صحابی کر گیا

کر کے چوری پھر بھی سینہ زوری کرتا ہے خبیث

کیا بتاؤں کس طرح کتنی خرابی کر گیا

دیکھا آپ نے بلبل باغ مدینہ نہایت ہی والہانہ اور عقیدتمندانہ لب ولہجہ میں نعت رسول پیش کررہے تھے اور اپنی زمزمہ ریزی سے دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا چراغاں بھی کررہے تھے۔

اگر ایک طرف عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جھوم رہے تھے تو دوسری جانب شاتمان رسول کی حالت یہ تھی کہ۔

نبی کی نعت سنی آئیں بائیں کرنے لگے

مُراد ہن تھا نظر دائیں بائیں کرنے لگے

کبھی جو ہم نے کہا المدد اعلیٰ حضرت

تو کوے نندوہ کے سب کائیں کائیں کرنے لگے

آیئے اب پھر بلا کسی تاخیر کے ایک ایسے نائب رسول کے دامن کرم سے وابستہ ہوجائے جو ایک بہترین خطیب اور عمدہ اسپیکر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عمدہ ادیب بھی ہیں، جن کی تقریر سلاست وشگفتگی، فصاحت وبلاغت اور متانت وسنجیدگی سے پُر ہوا کرتی ہے، جن کی تقریر قرآن وحدیث اور اقوال

مسند صالحین کی ضیا پاشیوں سے منور و تجلی ہے۔ میری مراد مفکر ملت مردِ
مومن حضرت العلام علامہ مولانا الحاج الشاہ مفتی .... صاحب
قبلہ سے ہے۔ آیئے ہم اپنے اس عظیم مفکر کے افکار کے سمندر میں غوطہ زن
ہونے کے لئے ایک عظیم الشان نعرہ لگائیں۔

نعرۂ تکبیر

ترى يكتائى ہر ایک رنگ و بو پہ چھائی ہے
سارا مجمع ترے جلووں کا تماشائی ہے

ابھی حضرت کی جو تقریر ہوگی
قرآن پاک کی تفسیر ہوگی
عدوئے مصطفےٰ کے حق میں از ہر
عمر فاروق کی شمشیر ہوگی

مائک پر مفکر اسلام.......................صاحب قبلہ

☆شاعر☆

چہرۂ گردش ایام نکھر جائے گا
اپنی دور کا انسان سدھر جائے گا
اے نئے دور تجھے امن کی حاجت ہے اگر
تھام لے دامن سرکار سنور جائے گا

حضرات! یہ تھا علم وفن کا شہیر تاجدار اور میدان خطابت کا عظیم شہسوار جو اپنی خطابت کا سکہ جمارہا تھا، ساتھ ہی ساتھ اپنے قیمتی افکار سے پورے مجمع کو سرفراز کررہا تھا۔

حضرات! میں ایک بار پھر افراط وتفریط کا بازار گرم کرنے والوں تک یہ پیار بھرا پیغام پہونچا کر محفل کا تقدس اور وقار برقرار رکھنے کی پوری کوشش کروں گا کہ۔

رہ طلب میں ادب ہی سے سرفرازی ہے
مزہ کلیم سے پوچھو برہنہ پائی کا

اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ۔

انجام انتہائے سفر دیکھتے چلیں
جب گاؤں آگیا ہے تو گھر دیکھتے چلیں
جس نعت خواں کا چرچا شہر میں ہے آجکل
جی چاہتا ہے اس کا ہنر دیکھتے چلیں

میں انتہائی خلوص ومحبت کے ساتھ ماہر فکر وفن واصف شاہ زمن جناب .... صاحب سے عرض کروں گا کہ ۔۔

اِدھر اچھا نہیں لگتا اُدھر اچھا نہیں لگتا
نہ ہو قرآن جس گھر میں وہ گھر اچھا نہیں لگتا

پڑھے آ ذا ے مداح رسول پاک اب کیونکہ
بلا نعتوں کے تقریری سفر اچھا نہیں لگتا

مائک پر واصف شاہ زمن .... صاحب قبلہ

☆مقرر☆

عقیدتوں سے بھری رات ماہتابی ہو
سرورِ عشق میں دن کی فضا گلابی ہو
کھلا ہو ساقی کوثر کا میکدہ یارب
ہمیں جو بھیک ملے صدقۂ صحابی ہو

سامعین باوقار! یہ تھے واصف شاہ زمن جو اپنی سحر طرازی اور ترنم ریزی سے لوگوں کے دلوں کو مسحور کر رہے تھے، یقیناً موصوف آئے اور وقت بے ثبات میں اپنی جیت کے خیمے ہم تمام کے قلب وجگر پر نصب کر چلے۔ ہماری پیشانیوں پر ابھرنے والی سلوٹیں یہی کہتی رہ گئیں کہ ۔

دوبارہ چلے آنا او جانے والے

اب آرزوئے دل اس ہستی کی بارگاہ ناز میں عقیدتمندانہ صدا دے رہی ہے جن کی پرہیزگاری سنت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی نمونہ پیش کر رہی ہے، تفسیر وتاریخ کی کتابوں پر جن کی گہری نظر رہتی ہے، باریک سے باریک اور دقیق

سے دقیق تر مسائل اتنے آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں کہ جس سے پورے مجمع پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اکتساب نظریات کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

میری مراد مخزن خیر و برکت چشمۂ علم و حکمت حضرت علامہ مولانا الشاہ مفتی ......صاحب قبلہ سے ہے۔ میں نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ موصوف سے دست بستہ عرض کروں گا کہ۔

بہاروں کے لہو سے خار وخس پر
تو ارج گل و گلزار لکھئے
بیاض زندگی پر آب زر سے
میرے اسلاف کا کردار لکھئے

مائک پر مخزن علم و حکمت......................صاحب قبلہ

☆شاعر☆

رہِ مدینہ میں ایماں نے اہتمام کیا
نماز عشق پڑھی ہوش کو امام کیا
ہمارے سر پہ درِ مصطفےٰ کی خاک تھی جب
تمام تاجوروں نے ہمیں سلام کیا

ماشاءاللہ! سبحان اللہ...............موصوف نے ایسی تقریر فرمائی کہ۔

غم سے مرجھائے ہوئے چہرے گلابی ہو گئے

یقیناً علامہ موصوف کی تقریر نے دلوں کو تازگی اور ایمان کو غیر معمولی تقویت بخش دی، واقعی ہر شخص اپنے آپ میں ایمانی سرور و کیف کی ایک نئی چاشنی محسوس کر رہا ہوگا، غالباً میرا یہ شعر حقیقت حال کے مطابق ہوگا کہ ۔

خطابت کی متانت پر فصاحت ناز کرتی ہے
تری مجد و بزرگی پر شرافت ناز کرتی ہے
خطیبوں کو تو ہونا چاہئے نازاں خطابت پر
مگر شان خطابت پر خطابت ناز کرتی ہے

لیجئے پھر نعت نبی کی عطر بیزیوں سے مشام جاں کو معطر کرنے کے لئے بڑے ہی آن بان کے ساتھ مائک کے حوالے کر رہا ہوں بلبل باغ مدینہ نوا سنج لاثانی جناب ....صاحب کو موصوف سے التجا ہے کہ ۔

دل کے احساس کو لفظوں کا سمندر دے دو
پھول کے ہاتھ میں جذبات کا خنجر دے دو
شیشۂ دل کی تمنا کا بھرم رکھنا ہے
جو ہر عشق و وفا یا کوئی پتھر دے دو

مائک پر نوا سنج مدینہ ....صاحب قبلہ

☆مقرر☆

لبوں پہ جن کے شہ دیں کا نام آتا ہے

انہیں کے ہاتھ میں کوثر کا جام آتا ہے

جہاں پہ کام مقدر نہیں، نسب، بہن، بھائی

وہاں ذرا رحیمہ کا کام آتا ہے

ماشاء اللہ یہ تھے شاعر ذیشان جو اپنی وجد آفریں اور مشام جاں کو معطر کر دینے والے لب و لہجہ اور جاذب نظر اداؤں کے ساتھ گلہائے رنگا رنگ پیش کر رہے تھے۔

لیکن اب آپ اپنی آنکھوں کے ساتھ دلوں کے بند جنگلے بھی کھول کر بیٹھیں اور ماحول کو سنجیدہ مگر پُروقار بنائے رکھیں

نیچرہُ اثر کلام، روح پرور گفتگو، ایمان افروز اور کوثر و تسنیم سے دھلی دھلائی بات سننے کے لئے گوش برآواز ہو جائیں، بادۂ توحید و رسالت کا جام پلانے کے واسطے کرسی خطابت پر جلوہ فگن ہو رہے ہیں خطیب شہیر آسمان خطابت کے بدر منیر حضرت علامہ ....صاحب قبلہ جو آپ کے تڑپتے ہوئے دلوں کو سکون واطمینان کا پائیدار مرہم عنایت فرمائیں گے۔ آیئے ہم اپنے اس بے نظیر واعظ کا بے نظیر وعظ سننے کے لئے بے نظیر نعرہ لگائیں

نعرۂ تکبیر

رے یار!

حسل بو قید ہے گلشن میں، پریشاں ہو جا

رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا
ہے تنک مایہ تو ذرے سے بیاباں ہو جا
نغمۂ موج سے ہنگامۂ طوفاں ہو جا
قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے
ایسے انداز میں نعرہ لگایئے کہ شاتمان رسول حواس باختہ ہو جائیں۔

نعرۂ تکبیر

اہل سنت پہ فضل باری ہے
غوث و خواجہ کا فیض جاری ہے
ناؤ کاغذ کی چھوڑ دی میں نے
اب سمندر کی ذمہ داری ہے
؎ نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہو جائے

مائک پر واعظ بے نظیر..

☆شاعر☆

دل کی دھڑکن کہہ رہی ہے بزم خوش انجام ہے

رات کی تاریکیوں کی ہر ادا نا کام ہے
آفتِ بے وقت سے کہہ دو کہ رک جائے ابھی
میرے ہونٹوں پر محمد مصطفےٰ کا نام ہے

حضرات! یہ میدانِ خطابت کا وہ بحرِ ناپیدا کنار تھا جس کے پُر اثر کلام، روح پرور گفتگو اور ایمان افروز خطبات سے ہم اور آپ اپنے قلوب واذہان کو جلا بخش رہے تھے، ساتھ ہی ساتھ اپنے تڑپتے ہوئے دل کے لئے سکون واطمینان کا پائیدار مرہم بھی حاصل کر رہے تھے۔

مگر آپ گورِ غریباں اور شہرِ خموشاں کا منظر پیش کر رہے تھے ایسا نہ کیجئے بلکہ

بنو کچھ ایسے دیوانے کہ فرزانے بھی شرمائیں
جبیں سائی تمھارے در پہ اہلِ دہر فرمائیں
وفا کی سوزشیں قلبِ تپاں کو اور گرمائیں
نہ کھاؤ ٹھوکریں رنج وغم درماندگی لے کر
اٹھو افکار میں ذوقِ عمل کی تازگی لے کر

خیر! اب آیئے ایک بار پھر بلبلِ باغِ مدینہ کی بہار آور ترنم سے قلوب واذہان کی کلیاں کھلائیں، تاکہ دل کی قحط سالی دور ہو جائے، وادیٔ بطحا کی سیر کرانے کے لئے مائک کے حوالے کر رہا ہوں نعت خوانِ رسول

.... صاحب کو اس شان سے کہوں گا کہ

پیارے نبی کے عشق کی شمع جلائیے

پھر وادی حیات کو کعبہ بنائیے

نعت رسول پاک کا تحفہ لئے ہوئے

بزم رسول پاک میں تشریف لائیے

مائک پر بلبل باغ مدینہ..

☆ مقرر ☆

یوں جذبۂ جنوں نے بڑا کام لیا ہے

روز ازل میں عشق کا انعام لیا ہے

میرے لبوں کو چوم لیا جبرئیل نے

سرکار دو جہاں کا جہاں نام لیا ہے

حضرات! یہ تھے بلبل باغ مدینہ جو دل جیت لینے والے انداز میں نغمہ سنجی کر رہے تھے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ موصوف لوگوں کے دلوں سے قحط دور کر دیں گے مگر موصوف نے صرف چھڑکاؤ ہی پر اکتفا کیا مجبوراً یہ کہہ دینا پڑا کہ

آئے تھے دل کی پیاس بجھانے کے واسطے

یہ دل میں اور آگ لگا کر چلے گئے

لہٰذا میں اب اسی قحط کو دور کرنے کے لئے ایک ایسے مشہور زمانہ خطیب کی

بارگاہ میں عرض کروں گا جن کے فکر انگیز اور پُر مغز و پر اثر تقریر سے سامعین کے دلوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور باغ تمنا ہرا بھرا ہو جایا کرتا ہے۔ میری مراد خطیب باوقار مقرر شعلہ بار حضرت علامہ مولانا .... صاحب قبلہ سے ہے۔ آیئے خطیب ذی وقار کا استقبالیہ نعرہ پیش کریں۔

نعرۂ تکبیر

اجمیر جانے کے لئے چین و سکون سے
ہم کو بھی ایک پیارا سا اسٹیشن دیجئے
کچھ سر جھکائے بیٹھے ہیں کچھ محو خواب ہیں
ان کو رضا کے نام کا انجکشن دیجئے

مائک پر مقرر شعلہ بار ....

☆شاعر☆

بہر صورت یہاں جشن بہاراں ہو ہی جاتا ہے
چمک جاتی ہے جب بجلی چراغاں ہو ہی جاتا ہے
اگر ہمت شکستہ ہو، اگر ہو عزم نا محکم
تو پیدا دامن ساحل سے طوفاں ہو ہی جاتا ہے

حضرات! یہ تھے مقرر شعلہ بار جو اپنی فکر انگیز اور سحر بیانی سے سامعین کے دلوں پر ایک وجدانی کیفیت طاری کر رہے تھے جس سے باغ تمنا سر سبز

وش و اب نظر آنے لگا میرے اپنے شعور اور فہم و ادراک میں موصوف کی تعریف کا

متعلق یہی اشعار تھے۔

یہ نہ سمجھو کہ بہت نرم ہیں کمزور ہیں ہم

عزم محکم کی قسم آج بھی شہ زور ہیں ہم

کردے بے پردہ مساوات کی تنویروں کو

توڑ دے بندش و آلام کی زنجیروں کو

سرخروئی کے لئے سر کو کٹانا ہوگا

زندہ رہنے کیلئے خود کو مٹانا ہوگا

اب پھر نگاہ بے چین اور دل منتظر ہے اس کے لئے، جس کی آواز میں طوطیوں کی نغمگی کا سلیقہ ہے، جس کے اشعار کے انوار کاشانہ نعت کو منور کر رہے ہیں، ایسا قادر الکلام شاعر ایسا مداح اب مائک پر آنے والا ہے، میں ان چند اشعار کے ساتھ شاعر فطرت جناب ....صاحب کو زحمت سخن دے رہا ہوں کہ۔

موسم ہے خوشگوار فضا مشکبار ہے

اے موت آ بھی جا کہ تیرا انتظار ہے

یقیناً یہ ایسا نغمہ سنج ہے کہ۔

دل و دماغ میں کیف و سرور بھر دے گا

یہ گنگنائے گا تو محوِ خواب کر دے گا

کسی میں تاب نہیں، دے گا کیا جواب کوئی

ہے اپنے دُھن کا دھنی لاجواب کر دے گا

مائک پر شاعر خوشنوا..

☆مقرر☆

خیال شام نہ اندازۂ سحر لائے

چراغ شمس نہ تابانیٔ قمر لائے

جو دیکھنا ہے میرے مصطفےٰ کے جلووں کو

چلو مدینہ سے ایمان کی نظر لائے

حضرات! یہ تھے وہ قادر الکلام شاعر اور مداحِ رسول جنھوں نے اپنی پُر وجد نغمہ سنجی اور بے مثال ترنم ریزی سے دل و دماغ میں کیف و سرور بھر دیا اور اس طرح گنگنائے کہ گویا شاعر موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ۔

قلم ہے ہاتھ میں خنجر کی کیا ضرورت ہے

پڑھا لکھا ہوں سلیقے سے خون کرتا ہوں

پھر بھی مجھے اس خاموشی اور بے توجہی نے یہ محسوس کرنے پر مجبور کر دیا، بالخصوص اہل اسٹیج توجہ دیں کہ۔

اجنبی دشت ہے اک عالم تنہائی ہے

زندگی مجھ کو خدا جانے کہاں لائی ہے

کس طرح میں زباں پہ لاؤں شکایت [illegible]

مرا گھر لوٹنے والا ہی میرا بھائی ہے

میرے دوست کیا آپ کو نہیں معلوم کہ ـ

ہماری صبح زندہ ہے ہماری شام زندہ ہے

ہمارے دل کی تختی پر نبی کا نام زندہ ہے

لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیں کیونکہ ـ

نہ ہم سفر نہ کسی ہم نشیں سے نکلے گا

ہمارے پاؤں کا کانٹا ہمیں سے نکلے گا

خود اپنی سرزمیں پہ ایڑیاں رگڑنے سے

ہمیں یقین ہے کہ پانی یہیں سے نکلے گا

بہرحال! اب پھر ایک ایسی مایہ ناز و قابل فخر اور موقر ہستی کی پُرتنویر تقریر سماعت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرلیں جن کی نورانی آنکھوں میں دیار حرم اور کوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار و تجلیات کی ضیاء پاشیاں موجیں مارتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

میری مراد غازیٔ میدان الفت، مورد الطاف قدرت، پیکر درد محبت، علمبردار سنیت، نیر چرخ خطابت، زائر دربار رحمت حضرت علامہ الحاج

نشر .... صاحب قبلہ سے ہے یقیناً موصوف کی

ذات بابرکت محتاج تعارف نہیں لیکن اظہار حقیقت بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

بلاشک وشبہ موصوف نے بارگاہ رسول میں حاضر ہوکر خود اپنے اور اپنے اہل

وعیال ساتھ ہی ساتھ دنیا کے تمامی سنی مسلمانوں کی بقا کی کیلئے دعائیں کی ہیں۔

اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور صلاۃ وسلام کی شکل میں نذرانہ

دل بھی لٹایا ہے۔ لہذا ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم بھی اپنے اس محسن کے لئے درازی

عمر کی دعائیں بھی کریں اور اس کی بارگاہ ناز میں خراج عقیدت بھی پیش کریں۔

کیونکہ دنیا نے اپنی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا کہ جس کسی نے بھی بارگاہ

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں سلام عرض کیا تو دنیا نے اس پر بھی سلام بھیجا۔

کیا آپ کو نہیں معلوم کہ جب مجدد اعظم حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ نے

بارگاہ رسالت میں اسطرح عرض کیا کہ ۔

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

تو دنیا نے مچل کر کہہ دیا کہ ۔

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ

سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

بعد ان چند اشعار کے ساتھ موصوف کو کرسی خطابت پر جلوہ فگنی کی زحمت
دے رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے یہی اشعار موصوف کی تمہید بن جائیں ۔

السلام اے غازی میدان الفت السلام

السلام اے زائر دربار رحمت السلام

منزل شمس و قمر سے کم نہیں تیرا مقام ☆ وادی عرفات میں تو کر کے آیا ہے قیام
تیری آنکھوں کو ملے ہیں بادۂ عرفاں کے جام ☆ آب زمزم سے ہوا سیراب قلب تشنہ کام

السلام اے مورد الطاف قدرت السلام

گنبد خضریٰ کے جلووں پر پڑی تیری نظر ☆ تیری آنکھیں ہو گئیں انوار یزدانی کا گھر
کھل اٹھا دل کا کنول پھولا مقدر کا شجر ☆ وادیٔ دل بن گئی پھر مسکن خیر البشر

السلام اے حامل فیضان رحمت السلام

کیا کوئی سمجھے بھلا تیرے قدم کی برکتیں ☆ تیرے قدموں پر نچھاور ہیں ہزاروں عظمتیں
تجھ کو حاصل گاہ خاص کی ہیں لذتیں ☆ چوم لوں تیرے قدم یہ کہہ رہی ہیں حسرتیں

السلام اے حامل فیضان قدرت السلام

السلام اے زائر دربار رحمت السلام

نـــعـــرۂ تـــکـــبـــیـــر

مسند خطابت پر آپ کی ضرورت ہے

لائق سب کی نظروں میں آپ ہی کی صورت ہے

مائک پر علامہ الحاج .... صاحب قبلہ

☆ شاعر ☆

غم حبیب کو سینہ میں پال رکھا ہے

جہان قلب میں سوز بلال رکھا ہے

صحابہ پی لیں کمی پھر نہ ہو گی پانی میں

نبی نے ہاتھ سے چشمہ ابال رکھا ہے

مقام صہبا میں دیکھو تو معجزہ ان کا

علی کے واسطے سورج نکال رکھا ہے

ہر ایک سمت عیاں ہے کہاں کہاں دیکھوں

ترے جمال نے حیرت میں ڈال رکھا ہے

حضرات ! یہ تھے نیر چرخ خطابت علامہ الحاج ....

جو ابھی بیٹھے بیٹھے عالم تصورات میں مکۃ المکرمہ اور مدینۃ المنورہ کی دلکش و دلفریب وادیوں کی سیر کر رہے تھے اور مجھے موقع کی نزاکت کے لحاظ سے حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان کے اشعار یاد آ رہے تھے کہ ۔

حاجیو ! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

تبرک وصول کر رہے تھے، لیکن ساتھ ہی ساتھ آپ کے جذبات واحساسات کا احساس کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے تھے کہ

بے عمل دل ہے، تو جذبات سے کیا ہوتا ہے

کھیت بنجر ہو تو، برسات سے کیا ہوتا ہے

نغمگی شعر کی جب آپ کو پگھلا نہ سکی

نثر میں گفتگو اور بات سے کیا ہوتا ہے

بہر کیف! اب میں ایک ایسے بے باک اور نڈر خطیب کو آپ کے حوالے کرنے جا رہا ہوں جن کی ناصحانہ وعالمانہ تقریر کی شہرت آناً فاناً پورے علاقہ میں بوئے گل کی طرح پھیل جایا کرتی ہے۔

بلاشبہ خطیب ذیشان کی نصیحت آمیز تقریر سے جہاں روح کو بالیدگی اور دل کو تازگی حاصل ہوتی۔ تب وہیں جہالت کی تاریکیاں بھی دم توڑتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

یقیناً ان کی تقریر اگر عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سراپا تنویر ہوتی ہے تو دشمنان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برہنہ شمشیر بھی ہوا کرتی ہے۔

میری مراد محسن قوم وملت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ .... صاحب قبلہ سے ہے۔ آیئے ہم اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیتے ہوئے زندگی کا ماحول بنا کر اپنے آنے والے خطیب کا استقبالیہ نعرہ

پیش کریں

نعرۂ تکبیر

؎ خدا کے واسطے مہر سکوت توڑ بھی دے
یہ سارا مجمع تری گفتگو کا پیاسا ہے

اور حضرات! ؎

مزہ برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آ بیٹھو
سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

مائک پر مصلح قوم و ملت..

☆شاعر☆

جان چمن در روح صبا کہہ کے پکاروں
اے رہبر ملت تجھے کیا کہہ کے پکاروں
چارہ گرِ ارباب محبت کہوں تجھے
یا درد تمنا کی دوا کہہ کے پکاروں

حضرات! ابھی تک آپ علامہ موصوف کے ناصحانہ و مصلحانہ فکر انگیز اور نصیحت آمیز خطاب سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تقریر کیا تھی بالکل ساون بھادوں کی بارش تھی جو پیاسی زمین کو سر سبز و شاداب کر رہی تھی اور موصوف زبان حال سے یہ بھی کہہ رہے تھے کہ ؎

اکیلا ہوں مگر آباد کر دیتا ہوں ویرانہ

بہت روئے گی میرے بعد میری شام تنہائی

اور

یہ ایک ابر کا ٹکڑا کہاں کہاں برسے
ہر ایک دشت تو پیاسا دکھائی دیتا ہے

بہر صورت پھر نعت نبی کے روح پرور اور حیات افزا ترانوں سے احاطۂ نور یعنی مجلس پاک کو مزین کرنے کے لئے آواز دے رہا ہوں عندلیب گلشن رسالت مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم جناب..............صاحب کو موصوف سے گزارش ہے کہ تشریف لا کر اپنی آواز و انداز کی دلکشی کا مظاہرہ فرمائیں۔

نبی کی نعت سناؤ ثواب پاؤ گے
انھیں کا جشن مناؤ ثواب پاؤ گے
نتیجہ مسجد نبوی کا سامنے رکھ کر
وہابیوں کو بھگاؤ ثواب پاؤ گے

مائک پر مداح نبی..

☆مقرر☆

صاحب ایمان، تصویر وفا، بن جایئے

چاہیے شاہی، تو اس در کے گدا بن جایئے

بعد میں بن لیجیے گا آپ، شیخ محترم

آیئے پہلے غلام مصطفٰے بن جایئے

ماشاء اللہ! سبحان اللہ.......... موصوف نے عشق وعرفان کے اتھاہ سمندر میں غوطہ زن ہو کر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اس طرح سے کیا جس سے دنیائے سائنس کا شیرازہ بکھر گیا اور احکام شرعیہ میں تمام عقل کا گھوڑا دوڑانے والوں کا جنازہ نکل گیا جس کا ماحصل یہ شعر ہے ؎

عقل میں دل کی اگر بات اتر جائے گی

بزم ہستی بھی بہر حال سنور جائے گی

جتنی سائنس سر چرخ کرے گی پرواز

اتنی اسلام کی معراج نکھر جائے گی

اور ؎

تم گر چکو ہو اٹھو سنبھلنے کا نام لو

اب وقت ہے کہ خود کو بدلنے کا نام لو

پہلے یہاں تم اپنے چلن پر نظر کرو

پھر چاند کی زمین پہ چلنے کا نام لو

اور ؎

سائنس! تری چرخ بریں تک نظر گئی

گردوں پہ آسمان سے زور پر عمر تکی

جس جا نہ جا سکا تیر پرواز تخیل

آقا کی اس سے آگے سواری گزر گئی

خیر! آیئے ہم مسند خطابت کے اس عظیم تاجدار کی بارگاہ سے وابستگی کا شرف حاصل کیا جائے، جن کے اندر قرآن و حدیث کی روشنی میں عقائد حقہ کو واضح اور عقائد باطلہ کی فلک بوس عمارتوں کو زمین بوس کرنے کی صلاحیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ جن کے ٹھوس دلائل، مضبوط شواہد اور حیرت انگیز استدلال سے ہر طرف گمرہوں کے غنچہ دگل کھلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ میری مراد حامیٔ قرآن، عالم معانی وبیان، مبطل باطل ادیان، طلیق اللسان، خطیب ذیشان حضرت علامہ مولانا .... صاحب قبلہ سے ہے۔ آیئے ہم اپنے اس عظیم قائد کا استقبال عظیم الشان نعروں کے حوالے سے کریں۔

نــعــرۂ تــکــبــیــر

واعظ شعلہ بار آجاؤ

اے گل مشکبار آجاؤ

روح کو تازگی عطا کرنے

بن کے ابر بہار آجاؤ

مائک پر قائد اہل سنت ....

☆شاعر☆

اس دل نے عقیدت سے بڑا کام لیا ہے
ایمان سے آقا کا قدم تھام لیا ہے
اے سرورِ کونین مری نازِ ادا ہے
طوفان میں گھبرا کے ترا نام لیا ہے

حضرات! یہ تھے میدانِ خطابت کے وہ عظیم بادشاہ جنھوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں عقائد حقہ کو واضح کر دیا اور عقائد باطلہ کی فلک بوس عمارتوں کو ٹھوس دلائل، مضبوط شواہد اور حیرت انگیز استدلال سے مسمار کر کے رکھ دیا۔
یقیناً موصوف نے شہدائے کربلا کے تعلق سے انتہائی جاندار و شاندار تقریر فرمائی گویا موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ ؎

جب بھی باطل نے سر اٹھایا ہے
مستعد اہل حق کو پایا ہے
جان دے کر بچاؤ دین اپنا
کربلا نے ہمیں سکھایا ہے

اور ؎

امت پہ بات آئی تو خود کو مٹا دیا
وعدہ پہ کربلا میں گھرانہ لٹا دیا

قربانی خلیل کی تفسیر کے لئے
راہ خدا میں سجدہ کیا سر کٹا دیا

حضرات! اب پھر میں تسلسل برقرار رکھتے ہوئے ایک ایسے باکمال شاعر اور عمدہ نغمہ سنج کو آپ کے حوالے کرنے جا رہا ہوں جن کے کلام میں عقیدت ومحبت کی خود سپردگی، فکر وشعور کی وارفتگی اور عشق وعرفان کے سرچشمے ابلتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

میری مراد واصف خیر الانام شاعر اسلام جناب.......................
صاحب سے ہے۔

یقیناً ۔

عشق والفت کا طلبگار چلا آئے گا
واصف سید ابرار چلا آئے گا
جس سے ہے جدت وندرت کی صداقت زندہ
میں پکاروں گا وہ فنکار چلا آئیگا

۔

اٹھو! اے واصف خیر الوریٰ وقت ترنم ہے
ستارے سو گئے شبنم کہانی کہہ چکی اپنی

☆مقرر☆

میں تو کیا کوئی قلمکار نہیں لکھ سکتا
مدحت سید ابرار نہیں لکھ سکتا
آپ گر چاہیں تو ہر کوئی لکھے نعت شہا
ورنہ کوئی میرے سرکار نہیں لکھ سکتا

حضرات! یہ تھے واصف سید ابرار جو ابھی تک محبت وعقیدت کی خودسپردگی اور عشق وعرفان کی وارفتگی میں مچل مچل کے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم گنگنار ہے تھے۔

لیکن صرف آپ ہی نہیں بلکہ دل مبر بھی اِنّا نَذرنَا لِلرّحمان صَومًا کا مالا جپ رہے تھے، میں کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ ۔

اجنبی دشت ہے اک عالم تنہائی ہے
زندگی مجھ کو خدا جانے کہاں لائی ہے
کس طرح میں کروں غیروں کی شکایت آخر
مرا گھر لوٹنے والا تو میرا بھائی ہے

ــے یار ـ ـ ۔

فن میں فنکار کا جلتا ہے لہو یوں جیسے
موم کے جسم میں دھاگے کا جگر جلتا ہے

یقیناً

دردِ دل، پاسِ وفا، جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا
زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزاء کا پریشاں ہونا
دل اسیری میں بھی آزاد ہے آزادوں کا
ولولوں کے لیے ممکن نہیں زنداں ہونا

بہرکیف! آئیے اب پھر اس منظوم خراجِ عقیدت کے بعد ملک و ملت کے ایک ایسے نامور خطیب کی بارگاہ میں مودبانہ عرض گذار ہوا جائے جن کے خطاب نایاب سے دلوں کی پژمردہ کلیاں کھل جایا کرتی ہیں اور جن کے لبہائے ناز سے بکھری ہوئی موتیاں فکر و تصور کے دریچوں کو روشن و تابناک بنادیا کرتی ہیں، بلاشبہ جن کا بیان معیارِ صداقت و شرافت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔

میری مراد خطیبِ بے نظیر آسمانِ خطابت کے بدرِ منیر حضرت علامہ مولانا ....صاحب قبلہ سے ہے

خیر مقدم نعرۂ تکبیر سے کر لیجے
خالی دامن عشق کی تنویر سے بھر لیجے

نعرۂ تکبیر

کیف و مستی سرور برسے گا
آج محفل پہ نور برسے گا
دامن دل کو صاف کرنا ہے
آج موسم ضرور برسے گا

مائک پر آسمان خطابت کے بدر منیر..

☆شاعر☆

زندگی اپنی بنا مثل کلیم اور حسین
کون واقف نہیں اس سے کہ ہے دنیا فانی
ہاتھ پر ہاتھ دھرے شکوۂ قسمت کیسا
ضرب مرداں سے اگل دیتا ہے پتھر پانی

حضرات! ابھی تک خطیب بے نظیر کے لبہائے تازے سے بکھری ہوئی سوتیوں سے ذہن وفکر کے جھروکے روشن وتابناک ہورہے تھے۔
یقیناً موصوف نے طالبان علوم نبویہ کے تعلق سے نہایت ہی فیض

بخش اور معلومات افزاء خطاب فرمایا اور بالخصوص طالبان علوم نبویہ کو کچھ اس طرح مخاطب کیا کہ ؂

تو شمع کی مانند اگر خود کو گھلادے
بن جائے تو تہذیب حجازی کا نگہباں
تو نقش کف سید کونین پہ مر مٹ
پھر ہیں ترے خدام یہ سب عالم امکاں

اور ؂

ایثار وتوکل کی ردا تجھ کو بہت ہے
بستر ہے ترا فقر کی بوسیدہ چٹائی
کر ناز تو ان خاک نشینوں کا ہے وارث
کرتے تھے سلاطین جہاں جن کی گدائی

اور ؂

حسرتیں، مایوسیاں، شکوے، گلے، محرومیاں
کوئی بھی ان میں سے ترے درد کا درماں نہیں
عزم نو سے لے کے بڑھ دین محمد کا علم
رجز خوانی ہے صفت تیری، تو نوحہ خواں نہیں

اور ؂

ہے فضائے دہر پر الحاد ولادینی محیط
عظمت لوح وقلم کی سودے بازی عام ہے
اے جواں! صدق وصفا عدل ومروت کی قسم
پھر جہاں میں ذوالفقار حیدری کا کام ہے

بہر حال! اس کامیاب اور مقبول خطیب کے بعد پھر میں ایک کامیاب شاعر اور عمدہ نعت گو کو مائک کے حوالے کرنے جا رہا ہوں، جن کی شاعری کا رنگ بالکل منفرد اور انوکھا ہے، عشق رسول کے جملہ مضامین کو نئے اور اچھوتے انداز سے شعر کے سانچے میں ڈھالنا اور نعت کے فکر وفن سے ایک نہایت نیا آب ورنگ دینا ان کی شعری صلاحیتوں کا قابل رشک کرشمہ ہے۔

میری مراد ماہر فکر وفن واصف شاہ زمن جناب.................. صاحب قبلہ سے ہے۔ میں موصوف سے گذارش کرونگا کہ۔

پہلے نبی کے عشق کی شمع جلایئے
پھر وادیٔ حیات کو کعبہ بنایئے
نعت رسول پاک کا تحفہ لئے ہوئے
بزم رسول پاک میں تشریف لایئے

مائک پر ماہر فکر وفن..............................

مغفور

انسان اپنی عقل سے بے سود ہوگیا
فرعون کوئی اور کوئی نمرود ہوگیا
جس نے نہ کیا نورِ محمد کا احترام
دیکھا گیا لعین وہ مردود ہوگیا

حضرات! یہ تھے شاعرِ موصوف جو اپنی زمزمہ ریزی اور نغمہ سنجی سے وادیٔ شعر و سخن کی سیر کرانے کے ساتھ ساتھ دلوں کی کائنات میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کر رہے تھے، گویا زبانِ حال سے کچھ اس طرح کہہ رہے تھے کہ ۔

دل کی آواز سے تصویر بنا لیتا ہوں
آہ بے کیف سے اکسیر بنا لیتا ہوں
آ! ادھر گردشِ ایام، تجھے بتلادوں
ذکرِ سرکار سے تقدیر بنا لیتا ہوں

اور ۔

یہ کس مقام پہ میں خود کو چھوڑ آیا ہوں
تمام درد کے رشتوں کو توڑ آیا ہوں
پڑھیں گے لوگ تو بھر لیں گے اشک آنکھوں میں
کتاب دل کا وہ صفحہ جو موڑ آیا ہوں

برادران اسلام! اب پھر میں دل ودماغ کو بیدار اور وارفتگی شوق میں عقیدت ومحبت کا چراغ روشن کرنے کے لئے آپ لوگوں کی ملاقات ایک ایسے بے بدل خطیب اور باعمل واعظ سے کرانے جارہا ہوں جن کی تقریر کا انداز صرف نرالا اور انوکھا ہی نہیں بلکہ دلوں کی کائنات میں گھر کر لینے والا ہے، آپ کی تقریر سنجیدہ ظرافت وبذلہ سنجی اور مقتضائے حال کے مطابق وموافق موزوں ومناسب اشعار سے لبریز ہوتی ہے۔

میری مراد جانشین قوم وملت نیر فلک خطابت حضرت علامہ مولانا ....صاحب قبلہ سے ہے۔

قبل ازیں موصوف مسند خطابت کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمائیں آیئے ان کا استقبالیہ نعرہ پیش کریں۔

نـــــعـــرۂ تـــکـبیر (آہستہ سے)

میرے دوستو!

عزم بپھری ہوئی موجوں میں بھی اونچا رکھئے
موت کے زد پہ بھی جینے کی تمنا رکھئے
سختیاں راہ کی سہنے کے لئے اے لوگو!
جسم فولاد کا پتھر کا کلیجہ رکھئے

یہ دل یہ جگر جان وقلم آپ کے لئے
حاضر ہیں سب خدا کی قسم آپ کے لئے
اک بار حال دل تو ہمارا سنیں حضور
کب سے ہماری آنکھ ہے نم آپ کے لئے

☆ **شاعر** ☆

غار ثور اللہ نے آقا کی خاطر چن دیا
قدرت حق دیکھئے مکڑی نے جالا بُن دیا
سر بھلا کیسے اٹھائے گا اے از ہر نجدیا
مثل روئی کے رضا نے نجدیوں کو دھُن دیا

اپنی آنکھوں کو چار مت کرنا
دن میں تارے شمار مت کرنا
سنیو! میرا مشورہ ہے یہی
نجدی کوؤں سے پیار مت کرنا

حضرات! یہ تھے نباض قوم وملت جو ابھی تک اعجاز رسالت کے

تعلق سے نہایت ہی سلیس وسادہ اور عام فہم خطابت سے ہم مشاق رسول کے قلوب واذہان کو روشن وتابناک بنا رہے تھے گویا موصوف یہی کہہ رہے تھے کہ

معجزہ شق القمر سورج کا آنا گھوم کر — اختیار مصطفیٰ ہے اے قلم منشور کر

صفحہ ۲۹ر جلد اک لکھ او بن ری چوم کر — انگلیاں ہیں فیض پرٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر

ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

اور ـــ

دلیل ذات کبریا نبی کے معجزات ہیں

عیاں جو نور حق ہوا نبی کے معجزات ہیں

خدا کی جو کتاب ہے، کتاب لا جواب ہے

جو اس سے انقلاب ہے نبی کے معجزات ہیں

حریم اگر حرم ہوا، حرم سے گم صنم ہوا

صنم کا سر جو خم ہوا نبی کے معجزات ہیں

خیر! اب پھر میں بلا کسی لمحۂ انتظار اور بغیر کسی تمہید کے محبوب العوام اور مقامی شاعر مملکت شعراء کے شہنشاہ جناب........................صاحب کو آپ کی نذر کر رہا ہوں، انشاء اللہ العزیز موصوف آپ کو عشق رسول کا چھلکتا ہوا جام پلا کے ہی رخصت ہوں گے۔

میں موصوف سے گزارش کرونگا

مجھے بخشے سے ہیں جذبات شام غم آجا
کریں گے اپنے غموں کا علاج ہم آجا
نکل نہ جائے اسی آرزو میں دم آجا
کہ شور عشق بھی ہونے لگا ہے کم آجا
جگر میں گردشیں لیتا ہے سوز غم آجا
ترا ہی نام لبوں پہ ہے دم بدم آجا

سنجیدہ نہیں ہے ہمارے سنبھالے
تمہارا علاقہ تمہارے حوالے

ملک پر حکومت شعر و ادب کے شہنشاہ..........

☆مقرر☆

آج نجدی کو ہے تو جاپانی ہٹلر ہو گئے
ان کو عشق مصطفےٰ سے پیارے ڈالر ہو گئے
رکھ دیا میں نے جو اک کانٹا رضا کے نام کا
جانے کتنے نجدیوں کے ذہن منجمد ہو گئے

حضرات! یہ تھا مملکت شعر و سخن کا وہ عظیم شہنشاہ جو اپنے اصول اشعار سے کشورِ دل میں عشقِ رسول کا چراغ جلا رہا تھا۔

یقیناً ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ہم اور آپ مدینہ کی بارونق و پُر نور گلیوں میں دیوانہ وار چکر لگا رہے ہیں۔

سچ ہے کہ ؎

دل سے سرکار کو جو مان لیا کرتے ہیں
وہ ہر اک رازِ نہاں جان لیا کرتے ہیں
جس جگہ بزمِ نبی ہوتی ہے تو بڑھ کے ملک
اپنے محبوب کو پہچان لیا کرتے ہیں

لیکن اب پھر میں ایک ایسے نائبِ رسول کو کرسیِ خطابت پر جلوہ افروز کرنے جا رہا ہوں جن کے اندر قرآن و حدیث کے معانی و مفاہیم کو بڑی سادگی و پُرکاری سے پیش کر دینے کی قدرتِ کاملہ اور مہارتِ تامہ حاصل ہے، اور الفاظ کے زیر و بم سے ندرت و جدت اور حیرت و استعجاب میں غرق کر دینے کا بہترین سلیقہ بھی کارفرما ہے۔

بلاشبہ حضرت کے یہی وہ انوکھے اوصاف ہیں جو انھیں صفِ اول کے خطباء اور کہنہ مشق مقررین کے زمرے میں نمایاں و ممتاز کر دیتے ہیں۔

میری مراد مخزن علم وحکمت ناشر مسلک اعلیٰ حضرت بدر خطابت

حضرت علامہ ....صاحب قبلہ سے ہے۔

آیئے حضرت کا استقبال نعرہائے تکبیر و رسالت کے حوالے سے کریں۔

نعرۂ تکبیر

مرے لباس پہ جو قہقہہ لگاتے ہیں

میں ان کے تاج کی قیمت لگانے جاتا ہوں

یہ دیکھنا ہے سمندر پہ کیا گذرتی ہے

میں اپنے پیاس کا قصہ سنانے جاتا ہوں

مائک پر ناشر مسلک اعلیٰ حضرت..................................

☆شاعر☆

آنکھوں میں تیرے خواب کا نقشہ عجب لگا

تصویر لا جواب کا نقشہ عجب لگا

محسوس کر رہا ہوں میں خوشبو کی بازگشت

کھلتے ہوئے گلاب کا نقشہ عجب لگا

حضرات! یہ تھے ناشر مسلک اعلیٰ حضرت، جن کی تقریر، افکار وخیالات کے ساتھ ساتھ صوت وآہنگ کا ایک حسین سنگم تھی۔

یقیناً موصوف نے حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے تعلق سے اس
طرح خطاب کیا جس سے معلوم ہو رہا تھا کہ شاتمان رسول، وہابیوں
دیوبندیوں اور دیگر تمام بدمذہبوں پر حق کی تلوار اور رضوی شمشیر کا وار ہو رہا تھا۔
بلاشبہ موصوف نے اہل سنن کو یہ درس دیا کہ۔

علم و عرفان کے سلطان ہیں اعلیٰ حضرت
درس و تدریس میں ذیشان ہیں اعلیٰ حضرت
نجد کے باغ کا اک پھول نہ بچ پائے گا
صرف آندھی نہیں طوفان ہیں اعلیٰ حضرت

اور۔

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ، گایا عجم نے تیرا ترانہ
مانا ہے تجھ کو سارا زمانہ، حامی سنت اعلیٰ حضرت
چن چن کے چوٹی کے وہ بیڑے، پھاڑ دیئے ہر ایک کے جبڑے
نجد کو کیا خوب بھگایا، حامی سنت اعلیٰ حضرت

بہرحال اب میں دیکھنا چاہوں گا کہ آپ کی امیدوں کی کشتی جستجوئے
ساحل میں ڈگمگا رہی ہے یا خوشی سے چل رہی ہے۔

[illegible] کی تمام کاوشیں خس وخاشاک کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

ہم ایسی موقر ہستی کی زبان سے نکلنے والے پاکیزہ اور مشکبار کلمات سماعت کرنے کے لئے ذوق دینی کے ساتھ ساتھ جذبۂ ایمانی کا بھی ثبوت دیں۔

یقیناً آج سنت رسول کی روشنی میں آپ کو ایسا دستور حیات عطا ہوگا جس سے آپ کا دینی، سماجی اور سیاسی سفر بھی آسان تر ہو جائے گا۔

میری مراد نازش اہلسنت مخزن خطابت رہبر قوم وملت حضرت علامہ.................صاحب قبلہ سے ہے۔

بلاشبہ حضور والا صرف ایک عوامی مقرر ہی نہیں بلکہ ایک عمدہ خطیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عظیم دا سلامی درسگاہ کے لائق وفائق اور قابل فخر استاذ بھی ہیں جو اپنی بھرپور صلاحیتوں سے امت مسلمہ کے نونہالوں کو آفاقی قوت پرواز عطا کرتے ہیں۔ نیز اسلام پر کیئے گئے شبہات کا ازالہ اتنی خوش اسلوبی سے کرتے ہیں کہ معترضین دم بخود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ بعض کا تو وضو بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

آیئے اس مرد مجاہد کا استقبال مجاہدانہ انداز میں نعرہائے تکبیر ورسالت کے حوالے سے کریں

نعرۂ تکبیر (آہستہ سے)

میرے دوست!

ہے ضرورت کام لے لو اب دعا سے

کفر کا زمن جلا دے نعرۂ تکبیر سے

نعرۂ تکبیر

چرخ اسلام کے کہکشاں آ گئے

فکر دین کی زمین و زماں آ گئے

سیرت شاہ طیبہ کے نقش وفا

باغ اسلام کے باغباں آ گئے

مائک پر نازش بخت ....

قسمت

تضمین بر لاکھوں سلام

جان بزم رسالت پہ لاکھوں سلام ☆ مہر چرخ نبوت پہ لاکھوں سلام
مظہر شان قدرت پہ لاکھوں سلام ☆ مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جن کے جلوؤں سے روشن دیار حرم ☆ جن سے سرسبز ہے لالہ زار حرم
وہ نبی غیب داں رازدار حرم ☆ شہر یار ارم تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

ان کی بخشش کے ساوی نہیں ☆ بحر لطف وکرم مثل ساوی نہیں
کس کے ملجا نہیں کس کے ماوی نہیں ☆ ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

جب نرالا ہو چشم شفاعت کا طور ☆ راستہ ان کا ہر ایک دیکھے بغور
جبکہ ہو عالم نفسی نفسی کا دور ☆ کاش محشر میں جب انکی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

شمع عشق نبی ہے فروزاں رضا ☆ حشر میں بنکے جب جائیں مہماں رضا
ہیں یہ ازہر کے امیدوارماں رضا ☆ مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

(کلام ازہر)

مخمس بر کلام [illegible]

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا

فرش سے عرش الٰہی تک ہے رشتہ نور کا   پاک رب کا تھم سدرہ سے [illegible]
لا کے جھنڈا خانۂ کعبہ پہ گاڑا نور کا   صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑہ نور کا

صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

نور ہر اک شاخ ہے ہر ایک پتہ نور کا   ہر کلی ہے نور کی ہر ایک غنچہ نور کا
مرحبا باد صبا لائی ہے مژدہ نور کا   باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا

مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

تن بدن انگشت ناخن ہے سراپا نور کا   لب دہن دندان نورانی ہے پنجہ نور کا
چشم و بینی گوش نورانی ہے چہرہ نور کا   تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا

سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

پنجتن ہیں پاک یہ گلشن ہے اچھا نور کا   نور کی ہر بات حق ہر قول سچا نور کا
کون کہتا ہے کہ یہ رشتہ ہے کچا نور کا   تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

جگمگاتی ہے جبیں از ہر نظر مسرور ہے   دل یقیناً تختۂ عشق نبی میں چور ہے
صبح طیبہ میں ہوئی مصرع بہت مشہور ہے   اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے

ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

مولف کے اہم کارنامے

☆ کلام ازہر .... دلوں کی کائنات میں عشق رسول کا

چراغ جلا دینے والا نورانی گلدستہ (مطبوعہ)

☆ فضیلت مدینہ حضور اعلیٰ حضرت، حضور شیر بیشۂ اہل

سنت، حضور مفتئ اعظم ہند اور حضور علامہ حسن رضا بریلوی علیہم الرحمۃ

والرضوان کی لکھی بعض منتخب نعتوں پر سلاست وروانی، معنیٰ آفرینی فصاحت

وبلاغت اور عشق ومحبت کا ایک عظیم شاہکار (مطبوعہ)

☆ بدر نظامت .... جلسے اور کانفرنسوں میں آسمان

اردو سے برسنے والا موسم بہار، بے باک اسپیکر اور

بے مثل اناؤنسر بنا دینے والا انمول تحفہ (مطبوعہ)

☆ مناظرہ منظوم (الوا) .... مولف اور مولوی محمد مستقیم طاہر

سنی موضع دوپھریا الوبازار سدھارتھ نگر یوپی کے درمیان

۱۹۹۷ء میں ہوئے مناظرہ منظوم کی مکمل روداد (زیر ترتیب)

☆سوانح شعیب الاولیاء (منظوم)..............متانت وسنجیدگی، سلاست وروانی اور معنیٰ آفرینی سے پُر، حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمۃ والرضوان براؤں شریف کی منظوم سوانح عمری (بحسب ارشاد پیر طریقت علامہ الحاج غلام عبد القادر علوی صاحب قبلہ براؤں شریف) (غیر مطبوعہ)

☆تن کے اجلے من کے کالے............دنیائے وہابیت، دیوبندیت، غیر مقلدیت اور فرقۂ مداریت میں تہلکہ مچادینے والی مدلل اور مستند کتاب (زیر ترتیب

☆خنجر خونخوار بر گردن مولف ضرب مدار..........جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ نام نہاد مداری مولوی قیصر رضا (موضع بھمراؤں پوسٹ سواڈ ا نز ضلع سدھارتھ نگر، یوپی) کا کتابچہ

''ضرب مدار'' تمام مسلمانوں کی دل آزاری، اولیائے کرام کی اہانت بالخصوص حضرت سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی (مولف سبع سنابل شریف) اور حضور اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تنقیص اور سبع سنابل شریف کی عبارتوں میں خیانت، فتاویٰ رضویہ سے غلط استدلال، کذب وافتراء، بہتان تراشی اور زہر افشانی کا مجموعہ (یعنی گمراہی کا پاور ہاؤس) ہے۔

(غیر مطبوعہ)

ضلالت مداریت بجواب تجلیات مداریت......کتاب مذکور یعنی تجلیات مداریت میں اس کے مؤلف کا پارۂ غضب انتہائی عروج پر ہے نا شائستہ اور بازاری تبصروں سے کتاب بھری ہوئی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آگرہ کے پاگل خانہ کا کوئی ریٹائرڈ مجنوں سڑکوں پر ننگا ناچ رہا ہے......... کتاب مذکور میں جھوٹ اور بہتان کی بھرمار ہے اور یہ اس بناء پر کہ اگر تمام نہاد مداری جھوٹ نہ بولیں اور افترا پردازی نہ کریں تو ان کا فرق باقی نہیں رہ سکتا نیز یہ ہر گمراہ کی عادت ہے کتاب کا حجم بڑھانے کے لئے ایک ہی بات کو کئی مرتبہ ذکر کیا ہے انہیں افترا پردازیوں

اور بہتان تراشیوں کا تنقیدی جائزہ فسادات مداریت میں لیا گیا ہے۔
(زیر ترتیب)

☆**داستان صبر و رضا**..........اس کتاب میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء، صالحین، اولیاء عظام، ائمہ مجتہدین اور علماء ربانیین کے صبر و رضا سے متعلق واقعات، حکایات اور داستانیں ہیں۔ تاریخ کے حوالے سے ناولی انداز میں اردو ادب سے لبریز (زیر ترتیب)

☆**تجلیات کربلا**...... شہدائے کربلا سے متعلق منقبتوں کا منفرد المثال تحفہ (زیر ترتیب)

☆**تجلیات محرم**...... دلائل و شواہد کی روشنی میں تاریخی حقائق پر مبنی واقعۂ کربلا کا پس منظر و پیش منظر یعنی مکمل تاریخ کربلا۔

(زیر ترتیب)

از

(مولانا) محمد مقصود احمد قادری نیپالی

موبائل 9451207213:-9005109392

9453056841:-9648809837-9451427319

MH:-09029678731------009779847203486

معانی الادب
ازہار العرب